

URDU Gif Format

تبرائی رافضیوں (شیعوں) کا رد

# رد الرافضة

۱۳۲۰ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

# رسالہ رَدُّ الرِّفْضَةِ

(تبرائی رافضیوں کا رد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از سیٹاپور مسئلہ جناب حکیم سید محمد مددی صاحب ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سُنی المذہب نے انتقال کیا اس کے بعض  
بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ مصبر بن کر ورثہ سے ترک لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں مصوبت اصلاً نہیں اس  
صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ بیعتنا قوت جبروا۔

## الجواب

الحمد لله الذي هدانا لهذا وكفانا وادانا عن  
الرفض والعروج وكل بلاء نجانا والقسوة  
والسلام على سيدنا ومولانا وعلينا واما  
محمد وآله وصحبه الاولين ايماننا والاحسين  
احساننا والامكين ايقاننا آمين  
سب حدیث اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت  
دی اور رخص اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور  
ہر بلا سے نجات دی اور مملوۃ و سلام ہو ہمارے آقا  
محمّدؐ، ہمارے علیاؑ اور ماویٰ محمدؐ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اور ان کی آل و صحابہ پر جو ایمان لاسنے میں پہلے اور ان کی  
میں جس اور ایمان یقین میں پختہ ہیں، آمین!

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ہے مگر سیدہ سنیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصل کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی ظم نہیں خاص تقیتی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ عصوبت کے منکر بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے ۱

موانع الارث اربعة (الی قولہ) واختلاف وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف ایک الدینین ۲

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تیرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انھیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتبرہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عائدہ الترتیب و تفریق کی تصریحات پر مطلقاً کافر ہے۔ درمختار مطبوعہ مطبعہ ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے ۱

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بہا کقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام و انکاسہ صلیبہ الصدیق ۲

طحاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۲ میں ہے ۱ و کذا خلافتہ اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلی کتاب الصلوٰۃ فصل ۱۵ اور فرائض المفتین قلی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترار برؤس لا یصح میں ہے ۱

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فهو مبتدع و لو انکر خلافتہ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو کافر ۲

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے ۱

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامة احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵

میں ہے ۱

۲	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	فصل فی الموانع	۱
۸۳/۱	مطبع مجتہائی دہلی	باب الامانۃ	۲
۲۴۲/۱	دار المعرفۃ بیروت	باب الامانۃ	۳
۲۸/۱	قلی	کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقترار برؤس لا یصح	۴

فی الرافض من فضل علیا علی الشلاثة  
فبیتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر  
رضی اللہ عنہما فهو کافر  
رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کردی مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے ۱

من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فهو  
کافر فی الصحیح ومن انکر خلافة عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فهو کافر فی الاصحیح  
خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے، یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۲ میں ہے ۱

قال المرغینانی تجوز الصلوة خلف صاحب  
هوی وبداعة ولا تجوز خلف الرافضی والجمعی  
القدری والمشبہ ومن یقول بخلق  
القرآن حاصلہ ان کان هوی لا یکفر به  
صاحبه تجوز مع انکراہة والاخلاصة  
امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی اور رافضی، جمعی، قدری، مشبہ کے پیچھے ہوگی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اُس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اُس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے ۱

هكذا فی التبیین والخلاصة وهو الصحیح  
هكذا فی البدائع  
ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ اور برازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور الاشباہ قلی فی ثانی کتاب السیر اور انکشاف البصار والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۰ اور فتاویٰ القرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۵ اور دقائق المفتین مطبوعہ مصر ص ۱۳ سب میں فتاویٰ خلاصہ سے ہے ۱

الرافضی ان کان یسب الشیخین ویلعنہما  
والعیاذ باللہ تعالیٰ فهو کافر وان کان  
رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذا اللہ بڑا کہے کافر ہے، اور اگر کو لا علی کرم اللہ

لہ حاشیہ شیخ تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة المطبوعہ مکتبۃ الامیر مصر ۱/۱۳۵  
لہ فتاویٰ برازیہ علی ہاشم فتاویٰ ہندیہ فرع فیما یصل بہا لما یجب الکفارہ من اہل البدع نورانی مکتبہ ہاشمیہ ۶/۳۱۸  
لہ تبیین الحقائق کتاب الصلوة باب الامامة والحدث فی الصلوة المطبوعہ مکتبۃ الامیر مصر ۱/۱۳۲

یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علیہما  
فہو مبتدع یلہ  
تعالیٰ وجہ کو صدیق اکبر اور عارفاروق رضی اللہ عنہ افضل بنا  
تو کافر نہ ہو گا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفوہ مذکورہ اور برجذی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۲ ص ۲۱ میں فتاویٰ طہیریہ سے ہے  
من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فہو کافر و علی قول بعضهم  
مبتدع و لیس بکافر و الصحیح اللہ کافر و  
کذلک من انکر خلافتہ عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ فی اصح الاقوال ہے  
وہیں فتاویٰ بزازیہ سے ہے  
و یجب الکفر ہم با کفار عثمان و علی و طلحہ و  
شعب و عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔  
بکر الرانی مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے  
یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
علی الاصح کانکارہ خلافتہ عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ علی الاصح ہے  
امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتی الاکبر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے  
الرافضی ان فضل علیا فہو مبتدع وان انکر  
خلافتہ الصدیق فہو کافر ہے  
رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذہب ہے اور اگر  
خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

لہ فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۹/۶  
لکھ برجذی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل فی قبل الشہادۃ من اہل المواد و لکھنؤ ۲۱۶۲۰/۴  
لہ فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا یجب الکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۸/۶  
لکھ بکر الرانی باب احکام المرتدین ایچ ایم سیہ کننی کراچی ۱۳۱/۵  
لہ مجمع الانہر شرح ملتی الاکبر کتاب الصلوۃ فصل الجامۃ سنۃ موکدۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۵/۱

لہ فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۹/۶  
لکھ برجذی شرح نقایہ کتاب الشہادۃ فصل فی قبل الشہادۃ من اہل المواد و لکھنؤ ۲۱۶۲۰/۴  
لہ فتاویٰ بزازیہ علی حاشیہ فتاویٰ ہندیہ نوع فیما یصل بہا یجب الکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۳۱۸/۶  
لکھ بکر الرانی باب احکام المرتدین ایچ ایم سیہ کننی کراچی ۱۳۱/۵  
لہ مجمع الانہر شرح ملتی الاکبر کتاب الصلوۃ فصل الجامۃ سنۃ موکدۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰۵/۱

اسی کے صفحہ ۶۳۱ میں ہے،

یکفر بانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه وبانکارہ امامتہ علی الاصحح وبانکارہ  
صحبۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علی الاصحح

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار  
ہو کافر ہے۔ یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار  
کرسے مذہبِ اصح میں کافر ہے، یونہی عمر فاروق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قولِ اصح پر کافر ہے۔

غنیہ شرح فیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۲ میں ہے،

المراد بالمبتدع من یعتقد شیئاً علی خلاف  
ما یعتقدہ اهل السنة والجماعة وانما  
یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذ المریک  
ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اهل السنة  
اما لو کان مؤدی الی الکفر فلا یجوز اصلاً کالغلاة  
من الروافض الذین یدعون الالوهیة لعلی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان النبوة کانت لہ  
فخلط جبریل ونحو ذلک مما ہو کفر و  
کذا من یقذف الصدیقة او ینکر صحبۃ  
الصدیقین او خلافتہ اولیب الشیخین

بمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت وجماعت  
کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو، اور اس کی اقدار کراہت کے  
ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت  
کے نزدیک کفر تک نہ پہنچاتا ہو، اگر کفر تک پہنچائے  
تو اصلہ جائز نہیں، جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ  
تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں، یا یہ کہ نبوت ان کے لئے  
تھی جبریل نے غلطی کی۔ لہذا اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر  
ہیں، اور یونہی جو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو  
معاذ اللہ اس سمت طعن کی طرف نسبت کرے یا  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا  
انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے۔

کتابہ شرح ہدایہ مطبعہ ممبئی جلد اول اور مستخلص العقائد شرح کثر الدقائق مطبعہ احمدی ص ۳۲ میں ہے،

ان کان ہوا یدکر اہلہ کالجہمی والقدری  
الذی قال یخلق القرآن والرافضی الغسانی  
الذی ینکر خلافتہ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
لا تجوز الصلوۃ خلفہ

۱۔ مجمع الانہر شرح طغی الابحر باب المرتہ فصل ان الفاظ الکفر انواع وادحیاء التراث العربی بیروت ۹۹۲/۱  
۲۔ غنیہ المستملی فصل الاول بالامامۃ سہیل الہدی لاہور ص ۵۱۵  
۳۔ مستخلص العقائد باب فی بیان احکام الامامۃ مطبعہ کاشفی رام پور کس لاہور ۲۰۲/۱  
الکفایۃ مع فتح القدر باب الامامۃ قمریہ رضویہ سکھر ۳۰۵/۱



شرح کفر للامام مسکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۱ علی ہاشم فتح المصنوع میں ہے۔

فی الخلاصة يصح الاقتصار باهل الاهواء والاجمية  
والجبرية والقدرية والرافضة الغالي ومن  
يقول بخلق القرآن والمثبه بوجله ان من لا  
من اهل قبلتنا ولم يضل في هواء حق لم يحكم  
بكونه كافرا تجوز الصلوة خلفه وتكسر و اراد  
بالرافضة العالي الذي ينكر خلافة ابى بكر  
رضي الله تعالى عنه

خلاصہ میں ہے بد مذہبوں کے چمکے نماز پڑھتا ہے سوائے  
جمیعہ جبریتہ قدریہ ورافضی غالی قائل خلق قرآن و مثبہ کے  
اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بد مذہبی میں غالی  
نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر نہ کہا جائے اس کے پیچھے  
نماز پکڑا ہست جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ  
مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
خلافت کا منکر ہو۔

طحاوی علی مراقی الفکر مطبع مصر ص ۱۹ میں ہے۔

ان انكر خلافة الصديق كفرة الحق في الفتن  
عمر بالصديق في هذا الحكم والحق في  
البرهان عثمان بهما ايضا ولا تجوز  
الصلوة خلف منكر المسم على الخفيين او صحبة  
الصديق ومن يلبب الشيخين او يفتدخ  
الصديقة ولا خلف من انكر بعض ما علم من  
الدين ضرورة تكفرا ولا يلبس الى تاويله و  
اجتهاده

یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے،  
اور فتح الفکر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کا منکر بھی کافر ہے، اور برہان شرح مہربان الرحمن  
میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی  
کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مس موزہ  
یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تراکے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا پر تہمت رکھے، اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات ہیں  
سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی  
سے ایسا کیا۔

نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر ہاشم مجتہد ص ۱۱ اور نسخہ قدیر تقلید مع الشرح فصل

من کتاب السیر میں ہے۔

ومن لعن الشيخين اوسب كافر  
وصحيح تكفرو منكر خلافت ال

ومن قال في الايدي الجوارح اكفر  
عقبي وفي الفاروق ذلك الاظهر

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی  
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی  
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص

۲۰۸/۱ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی  
نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

۱۶۵ ص





شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنا ایسا ہے جیسا  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی  
کرنا، اور امام صدر شہید نے فرمایا، جو شیخین کو برا  
لکھے یا تبرا بکے کافر ہے۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الہی سے موید  
رہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انھوں نے  
شیعوں کے باب میں کثرت سے فتوے دیے، بہت سے  
طویل بیان لکھے اور اس بارے میں رسالے تصنیف  
کئے، اور انھیں میں سے جنھوں نے روافض کے کفر و  
ارتداد کا فتویٰ دیا۔ محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی  
(سردار مضیان دولت عثمانیہ) ہیں اور ان کی عبارت  
علامہ کراچی علی نے اپنے منظوم فقہیہ مستحی پر فرائد سنیہ  
کی شرح میں نقل کی۔

استبہان قلمی فن ثانی باب الردۃ اور التکفیر ص ۱۸ اور القوی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات المفین  
ص ۳۱ سب میں مناقب کروری سے ہے۔

یکفر اذا نکس خلا فیکما اری بقضئہما لمحبة  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہما  
جو خلافت شیخین کا انکار کرے یا ان سے بغض رکھے  
کافر ہے کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے محبوب ہیں

بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ راضی تیر آئی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں، تنویر الابصار میں درمختار  
مطبوعہ ہاشمی ص ۳۱۹ میں ہے۔

۱۰۴/۱	ادگ بازار قندھار افغانستان	باب الردۃ والتکفیر	سلف عقود الدریۃ
۱۰۵/۱	" " " " " "	" " " " " "	" " " " " "
۱۳	دائرہ معارف اسلامیہ، بلوچستان	کتاب السیر	کے واقعات المفین

اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانه  
کسبت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
وقال الصدر الشہید من سب الشیخین  
اولعنہما یکفر۔

عقود الدریۃ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے،  
وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة  
العثمانیۃ لانزالت مؤیدۃ بالنصرة العلیۃ  
الافقاء فی شان الشیعة المذکورین وقد  
اشہد الکلام فی ذلک کثیر منهم والافوا فیہ  
الرسائل ومن افق بنحو ذلک فیہم  
المحقق المصنوع ابو مسعود آفندی العمادی  
ونقل عبارۃ العلامة الکواکبی الحلبی فی  
شرحہ علی منظومۃ الفقہیۃ السنیۃ  
بالفرائد السنیۃ

کل مسلم استند فتویٰ مقبولۃ الا ان کافر بسبب النسبی او الشیخین او احدھما۔  
ہر مرتبہ کی توبہ قبول ہے مگر وہ ہو کسی نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

ارشاد و النظر تعلق فی ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیر یہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۲ و ۹۵ اور آئینہ الابصار و البصار مطبوعہ مصر ص ۱۸ میں ہے،

کافر تاب فتویٰ مقبولۃ فی الدنیا و الاخرۃ  
الاجماعۃ الکافر بسبب النسبی مسلم اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم و سائر الانبیاء و بسبب  
الشیخین او احدھما۔  
ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ نول یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔  
در مختار میں ہے،

فی البحر عن الجوہرۃ معنی بالشہید من سبب  
الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ  
وبہ اخذ الدیومی و ابواللیث و ہذا المختار للفتویٰ  
انتہی و جنزیریۃ الاشباہ و اقرب المصنف۔  
فقیر ابواللیث ثم قندی نے فتویٰ دیا، اور یہی قول فتویٰ کے لئے مختار ہے، اسی پر اشباہ میں جزم کیا اور علامہ  
شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ عزی قمر تاشی نے اسے برقرار رکھا۔

اور چرچا ہے کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پاسکتا، در مختار صفحہ ۲۸۳ میں،  
موانعہ الحق و القتل و اختلاف الملتین  
اسلاماً و کفرًا ملقطاً۔  
یعنی میراث کے مانع ہیں غلام ہونا اور عورت کو قتل کرنا  
اور عورت و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف۔

تبیین الحقائق جلد ۶ ص ۲۳۰ اور عالمگیری جلد ۶ ص ۲۵۲ میں ہے،

۱/ ۵۶-۲۵۹	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد باب المرتد	۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر باب المرتدین	۱/ ۳۵۷	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد باب المرتد	۲/ ۲۵۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر باب المرتدین
۱/ ۱۰۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر باب المرتدین	۱/ ۳۵۷	مطبع مجتبائی دہلی	کتاب الجہاد باب المرتد	۲/ ۲۵۲	دار المعرفۃ بیروت	کتاب السیر باب المرتدین			

اختلاف الدین ایضاً منع الامتداد به مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے  
الاختلاف بین الاسلام و الکفر ہے اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔

بلکہ رافضی خواہ دیابی خواہ کوئی کلمہ گرجو یا وصف او عاصے اسلام عقیدہ کفر کے وہ تو بتصریح  
انکر دین سب کا فرد سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔ ہایہ مطبع مصطفائی بلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور  
در مختار صفحہ ۹۶۸ اور عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ میں ہے۔

صاحب الہوی ان کا تے یکفر فهو بسنزلة بد مذہب اگر عقیدہ کفر رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ  
المرتد ہے۔

غرر متن در طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں ہے۔

ذوہوی انت اکفر فکا المرتد ہے بد مذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔  
طسعی الابکر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ میں ہے۔

ان حکم بکفر بما اس تکبہ صحت الہوی اگر اسی بد مذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم  
فکا المرتد ہے دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے۔

نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۳ اور غنیہ تہذیب و راسی کی شرح حدیثہ تدریج مصر جلد اول صفحہ  
۲۰۴، ۲۰۵ اور برجنی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے۔

یجب انکار الذی افض فی قولہم بوجہ الاموت یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفر کے باعث  
الی الدنیا (الی قولہ) و هؤلاء النصوص کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے  
خارج ہیں ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام  
احکام المرتدین کذا فی الظہیریہ ہے۔ ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔

اور مرتد اصلہ صالح وراثت نہیں، مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا

سے تبیین الحقائق کتاب الغرائض المطبوعہ الکبریٰ الامیریہ مصر ۲۴۰/۶

سے فتاویٰ ہندیہ الباب الثامن فی وصیۃ الذمی والحرلی نورانی کتب خانہ پشاور ۱۴۰/۶

سے فزلاحی مع الدرر الکما کتاب الوصایا فصل وصایا الذمی احمد کامل اسکاتہ علیہ مصر ۲۴۶/۲

سے مجمع الانہر شرح طسعی الابکر کتاب الوصایا باب وصیۃ الذمی دار احیاء التراث العربی بیروت ۴۱۵/۲

سے فتاویٰ ہندیہ باب المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۶۴/۲

تو کہ بھی ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۵ ص ۵۵ میں ہے،  
 الصمد لا یث من مسلم ولا من مرتد مثله مرتد کسی مسلمان اور نہ ہی اپنے جیسے مرتد کا وارث  
 کذا فی المحيط الخ  
 خزانۃ المقتنین میں ہے،

الصمد لا یث من احد لا من المسلم ولا من المرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا نہ مسلمان نہ ذمی اور  
 الذمی ولا من مرتد مثله کی مرتد کسی کا بھی وارث نہ بنے گا۔ (د ت)  
 یہ حکم فقہی مطلق تہائی رافضیوں کا ہے اگرچہ تہرآؤ انکار تعلق شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریات دین  
 کا انکار نہ کرتے ہوں،

والا حوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال اس میں محاط متکلمین کا قول ہے کہ وہ گمراہ اور جہنمی  
 من کلاب النار لا کفار وہ ناخذ۔ کتے ہیں کافر نہیں، اور یہی ہمارا مسلک ہے (د ت)  
 اور رافضی زمانہ تو ہر گرفت تہائی نہیں بلکہ یہ تہائی علی العموم منکران ضروریات دین اور باجائز مسلمین یقیناً قطعاً  
 کفار مرتدین ہیں یہاں تک کہ علامہ نے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انھیں کافر نہ جانے خود کافر ہے، بہت عقیدہ کفریہ  
 کے علاوہ دو کفر صریح ہیں اُن کے سوا ہمال مرد و عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق کفار ہیں،  
 کفر اول قرآنِ عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اس میں سے کچھ سورتیں امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے  
 یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دئے، کوئی کہتا ہے یہ  
 نقص تبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محض ضرور ہے اور جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیل کسی طرح کے  
 تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے تحمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ مراجعہ قرآنِ عظیم کی تکذیب کر رہا ہے، اللہ  
 عزوجل سورہ بقرہ میں فرماتا ہے،

انما نحن فرقتنا الذکور وانا لہ لحسان فطوت ہم بیشک ہم نے انارایہ قرآن اور بیشک بالیقین  
 ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

بیضاوی شریف مطبع مکتبہ صفحہ ۴۲۸ میں ہے،

۱۔ فتاویٰ ہندیہ کتاب الفرائض الباب السادس فی میراث اہل الکفر، نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۵/۹  
 ۲۔ خزانۃ المقتنین کتاب الفرائض نقلی ۲۵۰/۲  
 ۳۔ القرآن الکریم ۹/۱۵



ہے، کچھ کم ہو جائے تو باطل سامنے سے آئے پڑ جائے  
تو پس پشت سے۔ اور یہ کتاب ہر طرح باطل سے  
محفوظ ہے۔

ان ينقص منه قياتيه الباطل من بين  
يديه اويزاد فيه قياتيه الباطل من  
خلفه وعلى هذا المعنى الباطل التريادة  
والنقصان.

کشف الاسرار امام اجل شيخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام جہام غفر الاسلام بزودی مطبع قسطنطنیہ

جلد ۲ ص ۸۸ و ۸۹ میں ہے

قرآن عظیم سے کسی چیز کی حرمت و حکم دونوں کا فسوخ ہوتا  
زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جائز تھا،  
بعد وفات اقدس کھن نہیں، بعض وہ لوگ کہ رافضی اور  
نرسے زندہ ہی ہیں بظاہر مسلمان کا نام سے کہ پنا پر وہ  
اُٹھاتے ہیں اور حقیقتاً انھیں اسلام کو تباہ کرنا  
مقصود ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والد بھی ممکن  
ہے وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت موطی  
اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں جب  
وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان  
پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بیشک ہم نے  
آپ پر قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں، ایسا  
ہی امام خمس الامم کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔

كان نسخ التلاوة والمحکم جميعا جائزا في  
حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاما  
بعد وفاته فلا يجوز قال بعض الرافضة والمخدة  
ممن يتستر باظهار الاسلام وهو قاصد الى  
افساده هذا جائز بعد وفاته ايضا ونعموا  
ان في القرآن كاست آيات في اماسة على وفي  
فضائل اهل البيت فكتبها الصوابية نسخ  
تبقى باند مراس من مانهم والدليل على بطلان  
هذا القول قوله تعالى انا نحن نزلنا الذكر  
وانا له لحافظون، كذا في اصول الفقہ لشمس  
الاثمة ملقطاً.

امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۶۴ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے

فرماتے ہیں

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم  
یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے

و كذلك ومن انكر القراءات او  
حرفا منه او غير شيث منه

لے معالم التنزيل علی ما مشایخ تحت آیت و اجماع کتاب عزیز لایاتہ الا مصطفیٰ البانی مصر ۱۱۳ / ۲  
ملکہ کشف الاسرار عن اصول البزودی باب تفصیل المفسوخ دار الکتاب العربی بیروت ۱۸۸ - ۸۹ / ۳



اد زادیہ :-  
 کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میر کچھ زیادہ بتائے۔  
 فوائد الزکوة شرح مسلم البیروت مطبع مکتومشلا میں ہے،

اعلوانی رأیت فی مجمع البیان تفسیر  
 الشيعة انه ذهب بعض اصحابهم الى ان  
 القران العباد بالله كان نزائلا على هذا المكون  
 المقرون قد ذهب بتقصير من الصحابة  
 الى ما عین الیہ ذاب الله کفریختص صاحب ذلك  
 التفسیر هذا القول فمن قال بهذا القول  
 فهو كافرا لا تكفاره الضرودي :-  
 یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا  
 کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذا اللہ  
 اس قدر موجود ہے زائد تھاجن صحابہ نے قرآن جمع کیا  
 حیاذ اللہ ان کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے  
 یہ قول اختیار نہ کیا، جو اس کا قائل ہو کافر ہے کہ  
 ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر ووم : ان کا ہر تنفس سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ  
 عظیم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتیمات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی  
 غیر نبی کو نبی سے افضل کہے یا جماع مسلمین کا ذبیہ دین سے شفا دے نہ نصف صفحہ ۳۶۵ میں انہی اجماعی کفروں  
 کے بیان میں ہے۔

و كذلك فقطر بتکفير غلاة الرافضة في قولهم  
 ان الاثمة افضل من الانبياء :-  
 اور اسی طسرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں ان مقال  
 رافضیوں کو جو ان کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

امام اجل ثروی کتاب الروضہ بحیر امام ابن حجر علی اعلام بقواعط الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۲ میں کلام شفا  
 نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں، ملا علی قاری شرح شفا مطبوعہ قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶ میں فرماتے ہیں،  
 هذا كفر صریح یہ کھنڈ کفر ہے۔ من الروض الاذہر شرح فتا کبر مطبع حنفی ص ۱۳۶ میں ہے،

ما نقل عن بعض الكرامية من جواز كون الول  
 افضل من النبي كفر وضلالة والحساد  
 وہ بعض کرامیہ کے میر سے منقول ہوا کہ جواز ہے کہ ولی نبی سے  
 مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بے دینی و

من الشفاء بتبرین حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہون مقالات الطبع الشکر الصحافیۃ ۲۷۴/۲

کے شرح الزکوة بتبرین المستصفا مسئلہ کل جمہ فی المسئلۃ الاجتہاد الخیر الشرفین ارضی قمر ایران ۳۸۶/۲

کے استعار بتبرین حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہون مقالات ۲۷۵/۲

کے شرح شفا بتبرین حقوق المصطفیٰ دار الفکر بیروت ۵۱۹/۲



رد افض کے مجتہدینِ حلال نے اپنے فتوؤں میں ان صریح کفریوں کا صاف اقرار کیا ہے۔

یہ فتویٰ رسالہ تکملہ رد رد افض و رسالہ اظہار الحق مطبوعات مطبع صبح صادق سیٹاپور ۱۲۹۳ھ

۱۸۷۱ء میں منسلک مذکور ہیں جن میں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

فتویٰ (۱)؛ چہ می فرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ دل مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل است یا نہ؟ بلیتوا و توجسروا۔

الجواب؛ افضل است واللہ یعلم۔

ہو القلم ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا عفی عنہ

فتویٰ (۲)؛ چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردہ عثمان تحریف از تخریج آیات مانع جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یا نہ؟

جواب؛ ایں امر بر سبیل جرم و قطع ثابت نیست لیکن متکلست۔ واللہ یعلم۔

ہو القلم ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا عفی عنہ

فتویٰ (۳)؛ مسئلہ دوم مرتبہ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل است یا نہ؟

جواب؛ البتہ مراتب ائمہ ہدی از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و مرتبہ جناب امیر نیز۔

سید علی محمد ۱۲۹۳ھ

فتویٰ (۲)؛ کیا فرماتے ہیں مجتہدین دین اس مسئلہ میں کہ دل مصطفیٰ علی مرتضیٰ علیہ السلام ماسوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باقی تمام انبیائے سابقین سے افضل ہیں یا نہیں؟ جتروا

الجواب؛ افضل ہیں، اللہ جانتا ہے۔ دت۔

ہو القلم ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا عفی عنہ

فتویٰ (۲)؛ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ عثمان کے تحت کردہ قرآن مجید میں امیر علیہ السلام کی طرح والی آیات میں تحریف کی گئی ہے یا نہیں؟

جواب؛ یہ چیز یقینی اور قطعی نہیں، ہم احتمال ہے، اللہ جانتا ہے۔

ہو القلم ۱۲۸۳ھ

الراقم میرزا غا عفی عنہ

فتویٰ (۳)؛ دوہرا مسئلہ کہ نبی کے اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین خصوصاً علی مرتضیٰ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا نہیں؟

جواب؛ البتہ ائمہ ہدی کا مرتبہ تمام انبیاء بلکہ رسولوں سے ماسوائے خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ کے زیادہ تھا اور مرتبہ جناب امیر کا بھی۔

سید علی محمد ۱۲۹۳ھ

**فتویٰ (۴)؛ مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان** تحریف و نقصان واقع شدہ یا نہ؟  
**جواب؛** تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرق قرآن در نظم و نثر یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی عن البیان و یجئین نقصان بعضی آیات وارودہ در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرآن بسیار و آثار اہلبیت بسیار۔  
 قرآن اور ہرے شمار آثار سے ثابت ہے۔

**سید محمد علی محمد**  
 رد افض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پروکار ہوتے ہیں، اگر بغرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کلمے کفر و کفر سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوے مجتہد ان کے قبول سے اسے چارہ نہیں اور بغرض باطل یہ بھی مان لیجے کہ کوئی رافضی ایسا نکالے جو اپنے مجتہدین کے فتویٰ بھی زمانے تو الاقل اتنا یقین ہو گا کہ ان کفر و کفر کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ میں انہیں اجمالی کفر کے بیان میں ہے،

**سید محمد علی محمد**

ولهذا الکفر من لدیکفر من دات بغیر صلیۃ المسلمین من الملل او وقف فیہم او شک او صحیح مذہبہم وان اظهر مع ذلك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال حکم مذہب سواہ فهو کافر یا ظہار سواہ بما اظهر من خلاف ذلك۔  
 ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سواہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہتا خود کافر ہے۔

اُسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴ و ۹۵ اور در مختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۸ میں ہے،

من شك في كفره وعذابه فقد كفر  
جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین  
خود کافر ہے۔

علمائے کرام نے خود و افضی کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی، علامہ فاضل آفندی دمشقی  
الاسلام مجدد آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول  
ص ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم فرماتے ہیں،

هؤلاء الكفرة جمعوا بين اصناف الكفر  
و من توقف في كفرهم فهو كافر مشكوك  
یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر  
میں توقف کرے خود انھیں کی طرح کافر ہے  
ام مختصراً۔

علامہ الوجہ دمشق ابو السعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ کوکبی شرح فرامہ سنہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی  
تنقیح الحامیہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں،

اجمع علماء الاعصار على ان من شك  
في كفرهم كان كافراً  
تمام زمانوں کے علماء کا اجماع ہے کہ جو ان رافضیوں  
کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

www.alibaani.net.org

تنبیہ جلیل، مسلمانو! اصل مضروریات دین ہیں اور ضروریات اپنے ذاتی روشن ہدیہ ثبوت  
کے سبب مطلقاً بر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نفع قطعی اصلاً نہ ہو جب بھی  
ان کا وہی حکم رہے گا کہ یقیناً کافر مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے کی تصریح کسی نفع قطعی میں نہ ملے گی۔  
غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حادث ارشاد ہوا ہے مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قلعہ  
کافر ہے جس کی اساسہ کثیرہ فقیر کے رسالہ مقامہ الحدید علیٰ خد المنطق الجدید میں مذکور تو وہ  
وہی ہے کہ حادث جمیع ماسوی اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔ اعلام  
امام ابن حجر ص ۱۱۱ ہے،

مراد النووي في الروضة امت الصواب  
علامہ نووی نے روضہ میں یہ زائد کہا کہ درست

۱۵۶/۱	مطبوعہ مجتبیٰ دہلی	باب المرتد	کتاب الجہاد	۱۵۶/۱
۱۰۲-۱۰۴	دور بازار قندھار افغانستا	باب الردۃ والتعذیر	باب الردۃ والتعذیر	۱۰۲-۱۰۴
۱۰۵/۱	" " " " " " " "	" " " " " " " "	" " " " " " " "	۱۰۵/۱

تفیدہ بما اذا اجمعت مجتمعا علیہ یعلوم من  
 دین الاسلام ضروریۃ سواء کان فیہ نص  
 ام لا۔  
 یہ ہے اسے اس چیز سے مفید کیا جائے جس کا ضروریات  
 اسلام سے ہونا بالجماع معلوم ہو اس میں کوئی  
 نقص ہو یا نہ ہو۔ (ت)

یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسرور نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ قرآن عظیم جو بکمال اللہ تعالیٰ  
 شرفاً و عزاً قرآن فخرنا تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے باجماع مسلمان بلا کم و کاست  
 وہی تزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں  
 میں ان کے ایمان ان کے اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی، اسی کا نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے  
 مصون و محفوظ، اور اسی کا وعدہ صادق و صادقہ انا للہ لھا فطون میں مراد و ملحوظ ہونا ہی یقیناً ضروریات دین ہے  
 نہ یہ کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھوں میں تیرہ سو برس سے آج تک ہے یہ تو نقص و تحریف سے  
 محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ و دماغ غفل کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصل قرآن  
 بغلی کمان میں دبائے مٹی ہے انا للہ لھا فطون کا مطلب یہی ہے یعنی مسلمانوں سے مل کر اسی صورت مہمل  
 ناقص نامکمل پرکرائیں گے اور اس اصل جعلی کو رفع

برائے نہاد ہی چرنگ و پیر زر

(دکھنے کے لئے پتھر اور سونا برابر ہیں۔ ت)

کی کھو میں چھپائیں گے، گویا عافون کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں گے، انہیں اس کی  
 پرچھائیں نہ دکھائیں گے، بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے کہ قرآن اگرچہ کتابی بدل جائے  
 مگر علم الہی و لوح محفوظ میں تو بدستور باقی ہے حالانکہ علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی، پھر قرآن کی  
 کیا خوبی نکلی۔ توریت و انجیل درکنار، جعلی رومی رومی کوئی تحریر جس میں مصنف کا ایک لفظ ٹھکانے سے رہا  
 بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے ایسی ناپاک تاویلات ضروریات  
 دین کے مقابل نہ مسرور ہوں نہ ان سے کفر و ارتداد اصطلاحاً فوق ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نجر نے آسمان کو  
 بلند کی، جبریل و ملائکہ کو قوت خیر، ابلیس و شیاطین کو قوت بدی، حشر و نشر و جنت و نار کو محض روحانی  
 نہ جسدی بنالیا۔ قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات سے  
 بدل دیا، ایسی تاویلیں کس بل جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں، بت پرست کا اللہ الا اللہ



کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر دوسرا خدا ہے وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لافقی الا علی لا سیف الا ذو الفقار (علی کرم اللہ وجہہ کے بغیر کوئی بہادر جوان نہیں اور ذو الفقار کے علاوہ کوئی توار نہیں۔ ت) وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ ایسے مرتدان پیام مدعیان اسلام کے مکروہ اوہام سے نجات و شفا ہے و باللہ التوفیق والحمد للہ رب العالمین۔

## بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مرداد ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سستی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا، اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترک نہ پاسے گی اگر چہ اولاد بھی سستی ہی ہو کہ شرف ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترک کی سستی ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں، رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترک نہیں پاسکتا۔ سستی تو سستی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترک میں اس کا اعتقاد کچھ حصہ نہیں، ان کے مرد و عورت عالم جاہل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام، جوان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا جہان تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے، اور اُس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو گوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان سستی بنیں، و باللہ التوفیق واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم و علیمہ جبل مجدہ اقم و احکم۔

عبد المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادر

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں